بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

خطبہ نمبر ۸

فون ۴۴۹

جلد ۳۷/۷۲ | جمعرات ۸ جمادی الثانی ۱۴۰۳ھ ۲۴ امان ۱۳۶۲ ہش ۲۴ مارچ ۱۹۸۳ء | نمبر ۶۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اہم اعلان

ربوہ: ۲۲ امان / مارچ۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ "طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔" الحمد للہ

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

گلاسکو مشن ہاؤس کی خرید کیلئے احباب جماعت کی ایمان افروز قربانیاں

پچھلے تین سال میں برطانیہ میں آٹھویں مشن ہاؤس کے قیام کی تفصیلات

مشنری انچارج برطانیہ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب کی رپورٹ

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ سکاٹ لینڈ میں مشن ہاؤس کیلئے ایک پختہ اور دیدہ زیب عمارت کی خرید کا انتظام ہو گیا ہے۔ ابھی اس بارہ میں مکرم شیخ مبارک احمد صاحب انچارج مشنری و امیر جماعت انگلستان نے باقاعدہ تحریک بھی نہ کی تھی کہ مخلصین نے رقوم پیش کرنا شروع کر دیں۔

جیسا کہ ایک بار حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ایسا اخلاص عطا فرمایا ہے کہ ان کے اخلاص اور جذبہ سے خوف آتا ہے۔ محترم شیخ مبارک احمد صاحب نے اپنے خط میں جو تفصیل تحریر کی ہے اسے پڑھ کر آنکھوں میں آنسو امڈ آئے۔ اللہ کا کسقدر فضل و احسان ہے کہ اس نے احباب میں اسلام کی اشاعت کا ایسا جذبہ پیدا کیا۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ سکاٹ لینڈ میں چالیس ہزار اسٹرلنگ پونڈ میں مشن ہاؤس کے ایک عمارت کی خرید زیر تجویز ہے۔ یہ عمارت بہت موزوں مقام پر ہے اور ہماری ضروریات کے لیے بہت کافی ہے۔

ابھی شیخ صاحب اس کا ذکر گلاسکو میں کر رہے تھے کہ مکرم عبدالغفار صاحب نے دو ہزار پونڈ، مکرم ملک محمود احمد صاحب نے دو ہزار پونڈ اپنی طرف سے اور پانچ سو اپنی اہلیہ کی طرف سے۔ مکرم عزیز منور احمد صاحب نے ایک ہزار پونڈ۔ ملک حفیظ الرحمان صاحب نے پانچ صد پونڈ، مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ مبلغ سکاٹ لینڈ نے تین صد پونڈ۔ مکرم نسیم احمد صاحب باجوہ نے ایک سو بیس پونڈ اور محترم شیخ مبارک احمد صاحب نے ایک ماہ کا الاؤنس پیش کیا۔

مکرم شیخ محمد یوسف صاحب، مکرم ڈاکٹر طاہر محمود اور مکرم زاہد امجد صاحب نے بڑی بڑی رقوم کے وعدے لکھوائے۔ اس طرح وہاں پر دس ہزار پاؤنڈ بفضلہ تعالیٰ وعدوں کی صورت میں پیش ہو گئے۔ شیخ صاحب ابھی اس خواہش کا اظہار کر رہے تھے کہ اگر چالیس دوست ایک ایک ہزار پاؤنڈ دے دیں تو عمارت خرید کی جا سکتی ہے آپ ابھی یہ کہہ رہے تھے کہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب ڈاکٹر حامد اللہ خاں صاحب ڈاکٹر قمر الدین صاحب مکرم قیصر صاحب نے ایک ایک ہزار پونڈ کی پیشکش فرمائی۔

ڈاکٹر حمید احمد صاحب نے یکصد پونڈ کی رقم محترم شیخ صاحب کو اس غرض کے لئے ارسال کی۔ جب شیخ صاحب نے ان سے مصروف گفتگو تھے تو ان کا بیٹا عزیز فرید احمد سلمہ بھی پاس بیٹھا تھا۔ انہوں نے اپنے والد محترم سے دریافت کیا کہ شیخ صاحب آپ سے کیا گفتگو کر رہے تھے والد محترم نے بیٹے سے ذکر کیا کہ بیٹا گلاسکو مشن ہاؤس کی عمارت کی خرید کے سلسلہ میں ذکر تھا بیٹے نے باپ سے پوچھا پھر آپ نے کیا دیا۔ باپ نے بتلایا کہ سو پاؤنڈ دیئے ہیں بیٹا بولا "ابا! نیکی کے کاموں میں تو مقابلہ ہوتا ہے۔ آپ گیارہ سو پاؤنڈ دیں۔ چنانچہ ڈاکٹر حمید احمد صاحب نے شیخ صاحب کو فون پر بتلایا کہ ایک ہزار پاؤنڈ کا مزید چیک پوسٹ کر رہا ہوں۔ اگرچہ اس وقت مجھے کسی ضروری کام کے لئے اس کی ضرورت تھی لیکن اللہ کے گھر کی ضرورت مقدم ہے۔

بعض لوگ نہیں سمجھتے یا سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے کہ جماعت احمدیہ کے پاس فنڈز کہاں سے آتے ہیں۔ وہ ان سطور کو پھر پڑھیں اور دیکھیں کہ جس جماعت کے اخلاص کا یہ حال ہو جن کے جذبہ قربانی کے اسپ کو مہمیز شوق کی ضرورت بھی پیش نہ آئے اور وہ اس طرح مالی قربانی پر تل جائیں ان کے دینی منصوبوں کی تکمیل کے لئے کیا فکر؟ محترم شیخ صاحب نے تحریر فرمایا ہے کہ یہ خبر سنتے ہی مستورات نے فون پر شیخ صاحب محترم سے رابطہ قائم کیا کہ خدارا ہمارے لئے کچھ کریں۔ ہم بھی اس میں حصہ لے سکیں گے مکرم بشیر الدین صاحب نے ایک ہزار پاؤنڈ۔ محترم بیگم نعمت اللہ صاحب نے پانچ صد پونڈ اور مکرم سید ولی احمد شاہ نے پانچ صد پونڈ بغیر کسی تحریک کے بھجوا دیئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی ایک غرض دنیا کی محبت سرد کرنا تھا اور اس کے مظاہر دیکھ لیجیئے۔ کس طرح شمع احمدیت کے پروانے ایک دوسرے سے بڑھ کر اپنے مال نچھاور کرتے ہیں۔ وہ مالی قربانی کے مواقع کی تلاش میں رہتے ہیں۔ اللہ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ احباب اُن احباب کے لئے دعا کریں جنہوں نے اس مشن ہاؤس کی خرید کے لئے رقوم پیش کیں یا جو آئندہ پیش کریں گے اللہ تعالیٰ ان کے رزق اور مال میں غیر معمولی برکت عطا فرمائے۔

اللہ کے فضل سے تین ساڑھے تین سال کے عرصہ میں انگلستان میں یہ آٹھواں مشن ہاؤس ہوگا۔ مولیٰ تیرے صدقے اور قربان ہمارے کشکول تو مانگنے سے پہلے ہی بھر دیتا ہے۔ فالحمد للہ ثم الحمد للہ۔ (وکالت تبشیر۔ ربوہ)

• مکرم عبدالرحیم صاحب یونس ایک مخلص دوست ہیں۔ بنگلہ دیش وہ اپنے عزیزوں سے ملنے گئے تھے۔ گر پڑے جس سے فریکچر ہو گیا۔ ابھی زیر علاج ہیں اور چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لیے دعا فرمائیں۔ (ناظر اصلاح وارشاد)

انڈونیشیا سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ سابق رئیس التبلیغ انڈونیشیا مکرم سید شاہ محمد صاحب دل کی تکلیف کے باعث شدید بیمار ہیں۔

احباب ان کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفاء کاملہ و عاجلہ سے نوازے۔ (وکیل التبشیر)

مرکزی تربیتی کلاس میں تمام مجالس کی نمائندگی لازمی ہے

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

احمدی طلبا و طالبات متوجہ ہوں

اپنے امتحان کا نتیجہ نکلتے ہی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں نتیجہ کی اطلاع اور دعا کے لیے خط لکھیں۔ نیز نظارت تعلیم کو بھی اپنے نتیجہ کی اطلاع دیں۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ)

زائرین مجلس مشاورت کیلئے ضروری اعلان

احباب جماعت کی اطلاع کے لیے اعلان کیا جاتا ہے کہ زائرین کے لیے مشاورت حال ہی کی مناسبت سے محدود تعداد میں ٹکٹ داخلہ جاری کئے جائیں گے۔

امراء اضلاع۔ امراء مقامی اور صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ اس بات کا اہتمام فرمائیں کہ اُن کے حلقوں سے محدود تعداد میں دوست بطور زائر تشریف لائیں تاکہ انہیں ٹکٹ داخلہ کے حصول میں دقت نہ ہو۔

جو دوست بطور زائر تشریف لا رہے ہوں وہ اپنے ہمراہ امیر صاحب یا صدر صاحب جماعت کی تصدیق ضرور لائیں۔ تاکہ تعارف میں آسانی رہے۔ (سیکرٹری مجلس مشاورت)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴۔ پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت: ۵۵ پیسے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کا بے انتہا احسان اور فضل و کرم ہے کہ ہمارا جلسہ سالانہ ہر پہلو سے انتہائی کامیابی کیساتھ اختتام کو پہنچا

کارکنان نے بھی مثالی خدمت کا حق ادا کیا اور مہمانوں کی طرف سے بھی حیرت انگیز صبر اور اخلاص کا مظاہرہ دیکھنے میں آیا

جلسہ کے دوسرے روز میں نے تقریر میں اپنی بچیوں کو اسلامی پردہ کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرنے کی طرف توجہ دلائی تھی

احمدی مستورات نے اتنا حیرت انگیز ردعمل دکھایا اور اپنے خطوں میں ایسے عزم کا اظہار کیا کہ خدائی فضلوں کے سامنے سر جھک جاتا ہے

منڈلاتے ہوئے خطرات ٹل جائیں گے اور ساری دنیا میں اسلامی پردہ کی حفاظت کا سہرا احمدی بچیوں کے سر رہے گا۔ انشاء اللہ

جماعت وقف جدید میں ہمیشہ پہلے سے بڑھکر حصہ لیتی ہے اور آئندہ بھی اسی طرح حصہ لیتی رہیگی۔ ان چند الفاظ کیساتھ میں وقف جدید کے نئے سال کا اعلان کرتا ہوں

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

بتاریخ ۳۱ فتح ۱۳۶۱ ہش مطابق ۳۱ دسمبر ۱۹۸۲ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

مرتبہ:۔ مکرم بشیر احمد اختر صاحب ۔ صیغہ زود نویسی ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ کا

بے انتہا احسان اور فضل اور کرم

ہے کہ ہمارا جلسہ سالانہ ہر پہلو سے انتہائی کامیابی کیساتھ اپنے اختتام کو پہنچا۔ کارکنان نے بھی مثالی خدمت کا حق ادا کیا۔ چھوٹے کیا اور بڑے کیا، مرد کیا اور عورتیں کیا، سب نے ہی دن رات پورے انہماک اور پورے خلوص کیساتھ اور دعائیں کرتے ہوئے جو کچھ ان کے بس میں تھا اپنے رب کے حضور پیش کیا۔ کارکنان کی حاضری کی رپورٹ دیکھکر میرا دل حمد سے بھر جاتا رہا کہ ان کی حاضری غیر معمولی طور پر بہتر رہی۔ اور باوجود اس کے کہ کچھ موسم کی دشواریاں درپیش تھیں اور کچھ ایسے مسائل جو ہمیشہ جلسے کے ساتھ لگے رہتے ہیں، وہ اس دفعہ بھی لگے رہے۔ بالعموم انتظام بہت اچھا تھا۔ اللہ تعالیٰ تمام کارکنان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

مہمانوں نے بھی بہت تکلیف اٹھانے کے باوجود نہایت ہی صبر کا مظاہرہ کیا جیسا کہ آپ جانتے ہیں اب انتظامات اتنے پھیل گئے ہیں کہ خصوصیت کے ساتھ اچھے معیار کی روٹی پیش کرنا

ایک بہت بڑا مسئلہ

بن چکا ہے۔ کام تنوروں کی حد سے بہت آگے نکل گیا ہے اور جہاں تک مشینوں کا تعلق ہے اگرچہ احمدی انجنیئرز بہت محنت کر رہے ہیں لیکن ابھی تک مشین کے ذریعے اعلیٰ معیار کی روٹی تیار کرنا ممکن نہیں ہو سکا۔ اگرچہ روزمرہ کے استعمال کیلئے تو یہ ممکن ہے، لیکن اتنے بڑے کام میں جہاں ضرورت فیصلہ کرتی ہے کہ رفتار کتنی تیز ہونی چاہیئے وہاں ہم بعض دفعہ معیاری روٹی پیش نہیں کر سکتے۔ بعض انجنیئرز ایسے ہیں جنہوں نے اس کام پر سارا سال محنت کی ہے اور بہتری کے کچھ ذرائع بھی تجویز کئے۔ جن پر اس دفعہ عمل بھی ہوا۔ اور جائزہ لیا گیا تو معلوم ہوا کہ خدا کے فضل کے ساتھ ان ذرائع سے بہت اچھے نتائج پیدا ہوئے ہیں۔ لیکن ان سب ذرائع کو ابھی زیر نظر رکھنا پڑے گا۔ پھر ان کو آہستہ آہستہ باقی انتظامات پر بھی ممتد کرنا پڑے گا۔ اس لئے میں امید کرتا ہوں کہ انشاء اللہ یہ صورت حال دن بدن بہتر ہوتی چلی جائے گی۔ مگر جہاں تک مہمانوں کا تعلق ہے وہ کوئی حرف شکایت زبان پر نہیں لائے اور جو کچھ بھی ان کو میسر ہوا، انہوں نے بڑے صبر اور شکر کے ساتھ، راضی برضا رہتے ہوئے اسی پر کفایت کی۔

اسی طرح آخری دن جلسے کے دوسرے حصے میں اگرچہ موسم بہت خراب تھا، اس کے باوجود مہمانوں نے

حیرت انگیز صبر

کے ساتھ تقریر کو سنا۔ ہم تو مسجد کے اندر تھے اس لئے پوری طرح احساس نہیں ہو سکتا تھا کہ جو دوست باہر بیٹھے ہوئے ہیں وہ کتنی سردی کی تکلیف برداشت کر رہے ہیں۔ اور بولنے والے کا جسم تو ویسے ہی بولتے بولتے گرم ہو چکا ہوتا ہے اس لئے گرمی کا احساس تو اس کو ہو سکتا ہے، سردی کا احساس نہیں رہتا۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کی مشیت تھی اور اچھا ہی ہوا کہ ہمیں ساڑھے پانچ بجے مجبوراً جلسہ ختم کرنا پڑا۔ بعد میں پتہ چلا کہ ساری جلسہ گاہ بھری پڑی تھی اور خصوصاً دیہاتی جماعتوں کے دوست گیلی پرالی کے اوپر بڑے صبر کیساتھ مسلسل کئی گھنٹے بیٹھے رہے ہیں اور ایک آدمی بھی اٹھ کر باہر نہیں گیا۔

جماعت احمدیہ کے صبر اور اخلاص کا یہ جو حیرت انگیز مظاہرہ ہے، اللہ تعالیٰ اس میں برکت دے۔ بات وہیں آتی ہے کہ اس جماعت کے تو اخلاص سے ڈر لگتا ہے خدا تعالیٰ نے اس جماعت کو حیرت انگیز اخلاص بخشا ہے، جس کی مثال تو کیا اس کا عشر عشیر بھی دنیا کی دوسری تنظیموں میں آپ کو نہیں مل سکتا۔ طوعی نظام ہو اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس قدر اخلاص اور محبت کیساتھ انسان اپنے وجود کو پیش کر دے۔ اس کی کوئی مثال آپ کو جماعت سے باہر نہیں مل سکتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی

صداقت کا یہ ایک زندہ ثبوت

ہمیشہ کے لئے قائم و دائم رہے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

اس موقعہ پر خدا تعالیٰ کی حمد کرنا ہم پر فرض ہی نہیں بلکہ یہ خود بخود دل سے نکلتی ہے فرض والی بات سے تو ہم بہت آگے نکل چکے ہیں اب تو کیفیت یہ ہے کہ خدا کے احسانات دل میں پہنچتے ہوئے از خود حمد میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ اور ہم یہ بھی دیکھ رہے ہیں کہ جوں جوں ہم شکر کا حق ادا کر رہے ہیں لَاَزِیْدَنَّکُمْ کا قانون بھی بر سر عمل رہتا ہے اور ہم خدا تعالیٰ کی طرف سے مسلسل بڑھتے ہوئے فضلوں کو آسمان سے اترتا دیکھتے ہیں۔

اسلام ایک

بہت ہی پیارا مذہب

ہے۔ یہ ایسا حیرت انگیز مذہب ہے کہ اس کے ایک ایک جزو میں ڈوب کر انسان جنت حاصل کر سکتا ہے۔ لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ (ابراہیم-۸) والا ایک ایسا جاری اور مسلسل عمل ہے کہ جو اس عمل میں ایک دفعہ داخل ہو جائے اس کے لئے جہنم کا کوئی تصور باقی نہیں رہتا۔ وہ ایک حمد سے دوسری حمد میں داخل ہوتا چلا جاتا ہے۔ ایک منزل سے دوسری منزل میں منتقل ہوتا چلا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احسانات کا لامتناہی سلسلہ ہے جس سے دل بھرتے اور چھلکتے رہتے ہیں اور پھر بھرتے اور پھر چھلکتے رہتے ہیں، لیکن یہ سلسلہ ختم نہیں ہوتا۔

اس جلسہ سالانہ پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے جو نظارے دیکھنے میں آئے ان میں سے ایک کا میں خصوصیت سے ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ مستورات کی تقریر میں میں نے "پردے" کو موضوع کے طور پر اختیار کیا۔ کیونکہ میں محسوس کر رہا تھا کہ دنیا میں اکثر جگہ سے پردہ اس طرح غائب ہو رہا ہے کہ گویا اس کا وجود ہی کوئی نہیں اور اس کے نتیجے میں جو

انتہائی خوفناک ہلاکتیں

سامنے کھڑی قوم کو آنکھیں پھاڑے دیکھ رہی ہیں ان ہلاکتوں کا کوئی احساس نہیں ہے۔ ماں باپ اپنی بے عملی اور غفلتوں کے نتیجے میں اپنی نئی نسلوں کو ایک معاشرتی جہنم میں جھونک رہے ہیں۔ اور کوئی نہیں جو اس کی پرواہ کرے یہ صورت حال ساری دنیا میں اتنی سنگین ہوتی جا رہی ہے کہ مجھے خیال آیا کہ اگر احمدیوں نے فوری طور پر اسلام کے دفاع کا جھنڈا اپنے ہاتھ میں نہ لیا تو معاملہ حد سے آگے بڑھ جائیگا۔ چنانچہ جب جائزہ لیا تو معلوم ہوا کہ احمدی مستورات میں بھی یہ کمزوریاں داخل ہو گئی تھیں اور مجھے اس بات کی بہت فکر لاحق ہوئی۔ اس لئے جلسہ کے دوسرے روز میں نے مستورات میں اپنی تقریر میں اپنی بچیوں کو سمجھایا اور انتظامی لحاظ سے بعض سختیاں بھی کیں۔ مثلاً اگر پہلے بے پردہ مستورات کو سٹیج کا ٹکٹ مل جاتا تو اس دفعہ اس بارے میں خاص طور پر سختی کی گئی۔ چنانچہ کچھ شکوے بھی پیدا ہوئے۔ لیکن تقریر کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جس قسم کے خط مجھے اپنی بچیوں کی طرف سے موصول ہوئے ہیں ان سے یوں محسوس ہوا کہ اللہ تعالیٰ ہر زخم کے اوپر اپنے

فضل کا پھایہ

رکھ رہا ہے اور اپنے رحم و کرم کی مرہم لگا رہا ہے اور اس نے کوئی دکھ بھی باقی نہیں رہنے دیا۔

ان انتظامات سے پہلے اور اس تقریر سے قبل بعض لوگوں نے کچھ اندازہ لگا لیا کہ میں کیا کرنا چاہتا ہوں اور کیا کہنا چاہتا ہوں۔ بعض ڈرانے والوں نے مجھے ڈرایا کہ دیکھو! اتنی جلدی ایسی سختی نہ کرنا۔ خطرہ ہے کہ بہت سی بچیاں اس سختی کو برداشت نہ کر کے ضائع ہو جائیں گی۔ اس لئے دھیرے دھیرے، رفتہ رفتہ، آہستہ آہستہ قدم اٹھاؤ۔ میں نے ان سے کہا کہ اب آہستگی کا وقت نہیں رہا کیونکہ معاملہ حد سے بڑھ چکا ہے۔ آج

فوری اقدام کی ضرورت

ہے۔ اور دوسرے یہ کہ تم جو یہ مشورہ مجھے دیتے ہو، تم مجھ پر بھی بدظنی کر رہے ہو اور احمدی بیٹیوں پر بھی بدظنی کر رہے ہو۔ میں تو اس آقا کا غلام ہوں جس نے کھوئی ہوئی بازیاں جیتی ہیں اور دعا کی تقدیر سے تدبیر کے پانسے پلٹے ہیں اور یہ بچیاں بھی اسی آقا کی غلام ہیں جس کی آواز پر اس کے غلاموں نے جاں نثاری کے ایسے نمونے دکھائے کہ دنیا ان کو دیکھتی ہے تو باور نہیں کر سکتی کہ دنیا میں ایسی جاں نثار قوم بھی کبھی پیدا ہو سکتی ہے۔

اس وقت میرا ذہن جنگ حنین کی طرف منتقل ہوا اور میں نے سوچا کہ کس طرح مسلمان فوج کے پاؤں اکھڑ گئے تھے اور سواریاں بے قابو ہوئی جاتی تھیں یہاں تک کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف چند غلاموں کے درمیان تنہا رہ گئے۔ آپ اس وقت ایک سفید خچر پر سوار تھے۔ سب سے پہلا ردّ عمل تو آپ کا یہ ہوا کہ وہ دشمن جو صحابہ کے پیچھے دوڑ رہا تھا اس کو اپنی طرف متوجہ کیا۔ ایک حیرت انگیز کردار ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا، جس کو دیکھ کر روح سجدہ ریز ہو جاتی ہے۔ خدا نے ہمیں کتنا

عظیم الشان آقا

عطا فرمایا ہے۔ یعنی سب سے پہلے اس توجہ کو مسلمانوں سے ہٹا کر اپنی طرف منتقل فرمایا اور ایک شعر کی صورت میں یہ اعلان شروع کر دیا کہ

اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ ؛ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

کہ اے کفار! تم کدھر بھاگ رہے ہو۔ اسلام کی جان تو میں ہوں۔ اگر نبی کی دشمنی تمہیں ان لوگوں کو ہلاک کرنے پر آمادہ کر رہی ہے تو ادھر آؤ۔ یہ نبی یہاں ہے۔ اور اگر کسی کو عبد المطلب کے خاندان سے دشمنی ہے یا کوئی اور وجہ ہے تو عبد المطلب کی اولاد کا سربراہ یا عبد المطلب کی اولاد کی جان یہاں موجود ہے۔ ان کو چھوڑو اور میری طرف آؤ۔ ایسے خطرناک وقت میں دشمن کو اپنی طرف متوجہ کرنے والا سپہ سالار آپ نے دنیا کے پردے پر کہیں اور نہیں دیکھا ہوگا۔ یہ اعلان فرمانے کے بعد آپؐ نے

صحابہؓ کو بلایا

اور بلانے کا انداز یہ تھا کہ اعلان کروایا اے انصار! خدا کا رسول تمہیں اپنی طرف بلاتا ہے اور اے مہاجرین! خدا کا رسول تمہیں اپنی طرف بلاتا ہے۔ روایتوں میں آتا ہے کہ اس وقت حالت یہ تھی کہ پاؤں اس شدت سے اکھڑ چکے تھے کہ کوشش کے باوجود بھی سواریاں نہیں مڑتی تھیں۔ جن جن کے کانوں میں یہ آواز پہنچی اگر وہ پیدل تھے تو وہ اسی طرح پلٹ آئے اور جو سوار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھے ان کے متعلق آتا ہے کہ انہوں نے پوری قوت کے ساتھ سواریوں کو موڑنے کی کوشش کی ان سواریوں کی گردنیں ان کی چھاتیوں کے ساتھ لگ گئیں لیکن وہ مڑنے کا نام نہیں لیتی تھیں۔ تب انہوں نے تلواروں سے اپنی سواریوں کی گردنیں کاٹیں اور

لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ لَبَّیْکَ

کہتے ہوئے پاپیادہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ کیوں گردنیں کاٹیں؟ اپنی گردنیں بچانے کے لئے نہیں۔ بلکہ اس لئے سواریوں کی گردنیں کاٹیں کہ خود ان کے اپنے تن سر سے جدا کئے جائیں۔

میں نے ان لوگوں سے کہا کہ یہ وہ قوم تھی جو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوئی۔ اور ہم بھی تو اسی آقا کے غلام ہیں اور اسی کے تربیت یافتہ ہیں۔ اس لئے تم کتنی بدظنی سے کام لیتے ہو، یہ کہتے ہو کہ جب میں احمدی بچیوں کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور ناموس کے نام پر بلاؤں گا تو وہ نہیں آئیں گی۔ مجھے یقین ہے کہ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا اور یہ بات جو تم کہتے ہو، ناممکن ہے۔ تم دیکھو گے کہ وہ ساری کی ساری انشاء اللہ ادھر پلٹیں گی اور خدا تعالےٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹیوں کو ضائع نہیں کرے گا۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ مجھے ایسے ایسے دردناک خط ملے کہ میں وہ پڑھتا تھا اور میرا دل حمد سے بھر جاتا تھا۔ اور مومن کی حمد خود بخود دعا میں تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ ان بیٹیوں کے لئے دل کی گہرائیوں سے دعائیں نکلتی تھیں کہ خدا تعالےٰ نے فضل فرمایا اور انہوں نے اپنے

عہد کو سچا ثابت کر دکھایا

پس یہ وہ جماعت ہے جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا ہوئی ہے۔ کوئی ہے دنیا میں طاقت جو خدا کی ایسی جماعت کو مٹا سکے۔ جس میں اسوۂ محمدی زندہ ہو، اس کو دنیا کی کون سی طاقت مٹا سکتی ہے۔ آپ کی ساری ضمانت، آپ کی ساری حفاظت اسوۂ محمدی میں مضمر ہے۔ اس اسوہ کو حرزِ جان بنالیں۔ اس کو اپنی رگ و پے میں رچالیں۔ پھر آپ ہمیشہ کی زندگی پا جائیں گے۔ ایسی زندگی پائیں گے جس کے اوپر موت کو کوئی دخل نہیں رہتا۔

پس یہ بھی حمد کے اظہار کی بات تھی اور تشکر کے اظہار کی بات تھی۔ اور جیسا کہ میں نے کہا ہمارا تشکر از خود حمد میں بدل جاتا ہے۔ ایک ہی چیز کے دو نام معلوم ہوتے ہیں۔ اس لئے میں نے سوچا کہ جماعت کو مطلع کروں کہ وہ خطرات جو منڈلا رہے تھے وہ اللہ تعالےٰ کے فضل کے ٹل رہے ہیں۔ اور ٹل جائیں گے اور ساری دنیا میں

اسلامی پردے کی حفاظت کا سہرا

احمدی بچیوں کے سر رہے گا انشاء اللہ۔ ہم نے سب کھوئی ہوئی اقدار کو واپس حاصل کرنا ہے۔ ہم اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے جب تک حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے معاشرے کی حفاظت نہیں کریں گے اور اسے دوبارہ دنیا میں قائم اور نافذ نہیں کر دیں گے۔

پردے کے سلسلے میں کچھ معمولی شکایات بھی پیدا ہوئیں کہ بعض باتوں میں انصاف سے کام نہیں لیا گیا۔ لیکن جب ان بچیوں کو سمجھایا گیا تو وہ سب سمجھ گئیں۔ بات یہ ہے کہ صرف سٹیج کے ٹکٹ سے روکا گیا تھا ناراضگی کے اظہار کے طور پر۔ یہ تو کوئی ناانصافی نہیں ہے۔ سٹیج تو کسی کا حق نہیں ہے۔ ناانصافی تو حق تلفی کے نتیجہ میں ہوتی ہے۔ اس لئے اگر بعض پردہ دار بچیوں کو بھی سٹیج ٹکٹ سے محروم کر دیا گیا تو انہیں اس کا برا نہیں منانا چاہیئے تھا۔ مثلاً بعض ایسی خواتین ہیں جو ایسے علاقوں سے آتی ہیں جہاں چادر کا پردہ بڑی سختی کے ساتھ رائج ہے اور اس پردے پر کوئی مسلمان اعتراض نہیں کر سکتا۔ صرف اس لئے کہ چونکہ انہوں نے برقع نہیں پہنا اگر ان کو ٹکٹ سے محروم کر دیا گیا تو

یہ ایک غلطی ہو سکتی ہے

لیکن ناانصافی نہیں۔ کیونکہ انصاف کا معاملہ تو حقوق میں شروع ہوتا ہے۔ سٹیج ٹکٹ تو احسان کا معاملہ ہے۔ ان کو صبر کے ساتھ برداشت کرنا چاہیئے تھا کہ انتظام میں غلطی ہو گئی ہے، کوئی بات نہیں اللہ تعالیٰ معاف کرے، ہمارا بھی کون سا حق تھا، جماعت کا یہ احسان تھا کہ ہمیں ٹکٹ ملا کرتا تھا، اب احسان نہیں ہے تو ہم اس پر بھی راضی رہیں گی۔ اگر وہ یہ ردّ عمل دکھاتیں تو اللہ تعالےٰ ان کے درجات اور بھی بڑھا دیتا۔

اسی طرح بعض اور بھی اس قسم کی مثالیں ہیں۔ لیڈی ڈاکٹر ہیں مریضوں کی دیکھ بھال کرنے والی خواتین ہیں۔ اسلام کی تعلیم کے مطابق ان کے پردے کا معیار نسبتاً مختلف اور نرم ہے۔ ہاں جب وہ ان کاموں سے فارغ ہو کر اپنے گھروں کی عام زندگی میں لوٹتی ہیں تو ان کا فرض ہے کہ نسبتاً زیادہ سختی سے پردہ اختیار کریں۔ آپ نے دیکھا ہو گا کام کے کپڑے اور ہوتے ہیں اور جب انسان گھر میں آکر روزمرہ کی زندگی اختیار کرتا ہے تو وہ کام کے کپڑے اتار دیتا ہے اور دوسرے کپڑے پہن لیتا ہے۔ پس اسلام میں بھی تو یہی طریق جاری رہنا چاہیئے۔ اگر کام کے تقاضے اور کام کے کپڑے آپ کو نسبتاً نرم پردہ کرنے پر مجبور کرتے ہیں تو اسلام اس کی اجازت دیتا ہے بشرطیکہ آپ

حیا کی چادر

میں لپٹی ہوئی ہوں۔ لیکن اس کے بعد روزمرہ کی زندگی میں یہی طریق اختیار کرنا درست نہیں ہے۔ انگلستان اور امریکہ وغیرہ میں ہم نے دیکھا ہے مزدور بالکل اور کپڑے پہن کر کام پر جاتے ہیں اور جب واپس آتے ہیں تو صاف ستھرے، کوٹ پتلون پہنے اور نکٹائی لگائے باہر نکلتے ہیں اور پہچانے نہیں جاتے کہ یہ وہی لوگ ہیں۔ اس لئے آپ بھی اپنے معاشرے میں اسی قسم کی مناسب حال تبدیلیاں پیدا کیا کریں۔ پھر آپ پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔

اسی طرح بڑی عمر کی عورتیں ہیں۔ اگر وہ اس عمر سے تجاوز کر گئی ہیں جہاں ناپاک لوگوں کی گندی نظریں ان پر پڑیں تو قرآن کریم فرماتا ہے کہ

ان پر کوئی حرج نہیں ہے

اور نہ ہی کوئی حرج ہے۔ ایسی عورتیں اگر عام شریفانہ طریق پر چادر لے لیں جو ہمارے ہاں رائج ہے خواہ چہرہ نہ بھی ڈھکا ہوا ہو، تو یہ ان کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لئے جائز ہے۔ کیونکہ جس چیز کی قرآن کریم اجازت دیتا ہے اس کو دنیا میں کون روک سکتا ہے۔ اور قرآن کریم کے تقاضوں کو ہمیں بہر حال پورا کرنا چاہیئے۔ اگر سٹیج ٹکٹ کے معاملے میں ان پر بھی کسی قدر سختی ہو گئی ہو جس کی وجہ سے ان کی دلآزاری ہوئی ہے تو انہیں حلم سے اور درگذر سے کام لینا چاہیئے۔ ویسے انتظام کی طرف سے عمداً ایسا نہیں ہوا۔

لیکن آئندہ کے لئے جماعت کو یہ بات پیش نظر رکھنی چاہیئے کہ پردہ کے متعلق انفرادی طور پر ایسے فیصلوں کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ ورنہ اس کا ناجائز استعمال ہو گا اور از خود لوگ بعض اجازتیں اپنے لئے لینی شروع کر دیں گے۔ اگر

اجازت کا غلط استعمال

کریں گے تو پھر ہم اسی مصیبت میں مبتلا ہو جائیں گے جس مصیبت سے نکل کے آئے ہیں اس لئے اس قسم کی چیزیں جماعتی انتظام کے تحت ہونی چاہئیں۔ جن خواتین کو جس قسم کے اسلامی پردے کی ضرورت ہے وہ اپنے انتظام کو بتائیں کہ میرے یہ حالات ہیں اور میرے متعلق قرآن کریم کا یہ حکم ہے اور میں اس کے مطابق عمل کر رہی ہوں۔ پھر انتظام کو کوئی شکوہ نہیں ہو گا۔ لیکن بچیاں خصوصاً ایسے طبقے کی بچیاں جو ناز و نعمت میں پلی ہوتی ہیں اور جن کے لئے خطرات زیادہ ہیں ان کے بارہ میں نظامِ جماعت کو اجازت دیتے وقت بہت احتیاط کرنی چاہیئے۔

پھر ایسی خواتین ہیں جن کو باہر تو نکلنا پڑتا ہے لیکن وہ سنگھار پٹار کر کے نکلتی ہیں۔ اب کام کا سنگھار پٹار سے کیا تعلق ہے۔ سنگھار پٹار ان کے اس فعل کو جھٹلا دیتا ہے کہ اگر تم فلاں کام کے سلسلے میں نرم پردہ کرنے پر مجبور ہو تو کم از کم پردے کے جو دوسرے تقاضے ہیں ان کو تو پورا کرو۔ پورے سنگھار پٹار اور زینتوں کے ساتھ باہر نکلو اور پھر کہو کہ اسلام ہمیں اجازت دیتا ہے کہ یہاں نسبتاً نرم پردہ کر لیں، یہ غلط بات ہے۔ اسلام کے نام کو غلط استعمال کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

الغرض اس قسم کی کچھ بالکل معمولی انتظامی سختیاں تھیں جو کی گئیں لیکن بہر حال میرا یہ فیصلہ تھا کہ اگر ضرورت پڑی تو رفتہ رفتہ مزید سختی کی جائے گی اور اس سختی کے لئے سب سے پہلے میں نے اپنے آپ کو چنا۔ میرا فیصلہ یہ تھا کہ پیشتر اس کے کہ کسی احمدی بچی کو نعوذ باللہ من ذالک بے پردگی کی وجہ سے جماعت میں سے نکالنا پڑے، پہلے میں اپنے دل پر سختی کروں گا۔ ان کے لئے

راتوں کو اٹھ کر روؤں گا

اپنے رب کے حضور عاجزانہ عرض کروں گا کہ اے اللہ! ان بچیوں کو بچا اور مجھے توفیق دے کہ میں پہلے تنبیہہ کے تقاضے پورے کروں۔ اس کے بغیر کوئی قدم نہ اٹھاؤں۔ نرمی، محبت اور پیار سے، جس طرح بھی بن پڑے میں ان کو سمجھاؤں اور واپس لانے کی کوشش کروں۔ ان کی ذمہ داریاں انکو بتاؤں۔ جب یہ سارے تقاضے پورے ہو جائیں اور ہر قسم کی حجت تمام ہو جائے، پھر تو ایسا فضل کر کہ سختی کا موقعہ پیش ہی نہ آئے۔ یہ میرا فیصلہ تھا لیکن اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم اور اس کے احسانات کو آدمی گن نہیں سکتا کہ اس چیز کا موقعہ ہی نہیں آنے دیا۔ احمدی عورت نے حسن و احسان کا اتنا

حیرت انگیز ردِ عمل

دکھایا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضلوں کے سامنے سر جھک جاتا ہے۔

اب میں مردوں کو اس طرف متوجہ کرتا ہوں کہ اگر ان کی بچیوں نے اسلام کی خاطر کچھ فیصلے اور عزم کئے ہیں تو ان کی راہ میں روک نہ ڈالیں۔ اگر انہوں نے ایسا کیا تو وہ خدا کے سامنے دوہرے طور پر جوابدہ ہوں گے اور پھر وہ خود ان نتائج کے ذمہ دار ہوں گے جو اس کے نتیجہ میں پیدا ہوں اور ظاہر ہوں۔

اس مختصر سی تنبیہہ پر ہی میں اکتفا کرتا ہوں اور سمجھنے والے سمجھیں گے کہ اگر کوئی احمدی بچی خدا کی خاطر ایک پاکیزہ اور عصمت والی زندگی اور حفاظت والی زندگی اور قناعت والی زندگی بسر کرنا چاہتی ہے، تو کسی مرد کو ہرگز اس کی راہ میں حائل نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ چیز خود ان کے لئے اور ان کے گھروں کے لئے بہتر ہے۔ ان کے گھروں کو جنت بنانے کے لئے یہ ضروری ہے۔

بعض لوگ اپنی بیوقوفی کی وجہ سے اس بات کو نہیں سمجھتے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ زندگی فیشن میں ہے۔ حالانکہ فیشن میں کوئی زندگی نہیں۔ اصل زندگی تو اس فیشن میں ہے جو

دین کا فیشن

ہے۔ اس میں نہیں ہے۔ جس کے متعلق خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرمایا کہ یہ زندگی کے فیشن سے دور جا پڑے ہیں۔ پس زندگی کا فیشن تو ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سیکھیں گے نہ کہ کسی اور سے۔

ایک چیز جو بعض دفعہ بچیوں کو بھی پریشان کرتی ہے اور بعض دفعہ مردوں کو بھی، وہ یہ ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ پردہ اختیار کرنے کی وجہ سے سوسائٹی ہمیں ادنےٰ اور حقیر سمجھے گی۔ وہ کہے گی یہ اگلے وقتوں کے لوگ ہیں۔ چنانچہ جن احمدی عورتوں نے اس معاملے میں کمزوری دکھائی ہے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ مجھے یقین ہے کہ ان میں بے حیائی کا کوئی عنصر نہیں تھا۔ دراصل

نفسیاتی کمزوری

نے اس میں ایک بہت ہولناک کردار ادا کیا ہے۔ عورتیں سمجھتی ہیں کہ اگر ہم اس دنیا میں جہاں سے پردے اٹھ رہے ہیں، اپنی سہیلیوں کے سامنے برقع پہنکر جائیں گی تو وہ کہیں گی کہ یہ اگلے وقتوں کی ہیں، پچھلی ہیں، پاگل ہو گئی ہیں، یہ کوئی برقعوں کا زمانہ ہے اور یہی بات مردوں کو بھی تکلیف دیتی ہے۔ حالانکہ وہ اس بات کو بھول جاتے ہیں کہ عزتِ نفس اور دوسرے کا کسی کی عزت کرنا انسان کے اپنے کردار سے پیدا ہوتا ہے۔ دنیا کی نظر میں لباس کی کوئی بھی حیثیت نہیں رہتی۔ اگر کوئی آدمی صاحبِ کردار ہو تو اس کی عزت پیدا ہوتی ہے اور یہ عزت سب سے پہلے اپنے نفس میں پیدا ہونی چاہیئے۔ عظمتِ کردار اپنے نفس سے شروع ہوتی ہے۔ اور جب اپنے نفس میں عزت پیدا ہو جائے تو پھر دوسروں کی دی ہوئی عزتیں بے معنی رہ جاتی ہیں۔

بہر حال یہ

ایک خطرناک رجحان

ہے جس کی طرف میں آپکو توجہ دلانی چاہتا ہوں۔ آپ اپنے کردار کے اندر ایک عظمت پیدا کریں اور اس کا احساس پیدا کریں۔ اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کا قانون از خود آپ کو آپ کے وجود کے اندر معزز بنا دے گا اور ایسے معززین کو پھر دنیا کی قطعاً کوئی پرواہ نہیں رہتی۔ وہ ایک کوڑی کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔ ہاں دنیا ان کی پرواہ کرتی ہے۔ دنیا ان کو پہلے سے زیادہ عزت دیتی ہے۔ گھٹیا نظر سے نہیں دیکھتی بلکہ رفعتوں کی نظر سے دیکھتی ہے۔ یہ فطرت کا ایک ایسا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اٹل قانون ہے کہ جس نے بھی اس کا تجربہ کیا ہے۔ وہ گواہ ہوگا کہ یہ قانون کبھی نہیں بدلتا۔

پس جن بچیوں کے دل میں یہ خوف ہوں ان کو یہ بات سمجھانے کی ضرورت ہے، کہ آپ ایک عظیم مقصد کے لئے پیدا کی گئی ہیں۔ آپ نے دنیا میں

ایک عظیم انقلاب

برپا کرنا ہے۔ آپ دنیا والوں سے مختلف ہیں۔ اس لئے اپنی ذات میں خوش رہنے کی عادت ڈالیں چونکہ ہر کام آپ محض للہ کر رہی ہونگی اس لئے اپنے متعلق محسوس کریں کہ خدا نے آپ کو عزت بخشی ہے۔ اور آپ کو ایک اکرام بخشا ہے اور جو دولت کرام ہوا سے دنیا کی عزتوں کی کیا ضرورت ہے۔

اس کے باوجود بھی اگر آپ کو کوئی کہتا ہے کہ یہ اگلے وقتوں کی ہیں تو آپ کہیں کہ ہاں ہاں، ہم اگلے وقتوں کی ہیں لیکن ان اگلے وقتوں کی جو حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت تھے اور وہ اگلے وقت، ایسے وقت تھے کہ جن کے سامنے ماضی بھی گزشتہ وقت تھا اور مستقبل بھی گزشتہ وقت ٹھہرتا ہے۔ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت میں ہی تو وقت نے رفعت اختیار کی تھی اور زمانی قیود سے آزاد کر دیا گیا تھا۔ وہی وقت تھا جو سب سے آگے تھا اور ہمیشہ آگے رہے گا اور انسان کا مستقبل کروڑہا کروڑ سال تک آگے چلتا چلا جائے گا۔ تب بھی مستقبل کا انسان کبھی بھی حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے آگے نہیں بڑھ سکے گا۔

پس کہو اور

جرأت سے کہو

کہ ہم اگلے وقتوں کی ہیں لیکن ان اگلے وقتوں کی جو محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت تھے۔ وہ کہتے ہیں پگلیاں ہوگئی ہو تو کہو کہ ہاں ہم پگلیاں ہیں، دیوانیاں ہیں، لیکن محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی پگلیاں ہیں، اور دنیا کی فرزانگیوں سے ہماری کوئی بھی نسبت نہیں ہے۔ نہ ہی ہم اس فرزانگی کو حرص کی نظر سے دیکھتی ہیں۔ ہماری دیوانگی جو آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت اور پیار کی دیوانگی ہے، تمہاری فرزانگی سے کروڑوں گنا افضل اور زیادہ پیاری ہے۔

اگر یہ احساس پوری طرح بیدار ہو تو یہ پردے تکلیف کی بجائے لطف کا موجب بن جاتے ہیں اور معاشرے کو ایک عجیب جنت عطا ہوتی ہے۔ پس قربانی تو دراصل ہے ہی کوئی نہیں۔ یہ تو

نعمت ہی نعمت

ہے۔ اللہ تعالےٰ کا فضل اور احسان ہے کہ اس نے ہمیں یہ نعمت پہلے بھی عطا فرمائی تھی اور اب دوبارہ اس نعمت پر پوری شان کے ساتھ قائم ہونے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

پس دعا کرتے رہیں اور کوشش کرتے رہیں اور اپنے دائیں بائیں آگے پیچھے نصیحت جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ ہمیں ہر طرح سے اسلامی معاشرے کی تمام قدروں کو زندہ اور اعلیٰ اور ارفع طور پر دنیا کے سامنے پیش کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

اب میں صرف چند لفظوں میں

وقفِ جدید کے نئے سال کا اعلان

کرنا چاہتا ہوں۔

جمعہ پر آنے سے قبل مجھے وقف جدید والوں کی طرف سے ایک ارجنٹ (URGENT) یعنی فوری چٹھی ملی کہ وقفِ جدید کے نئے سال کا اعلان ہونا ہے اور گزشتہ طریق یہی ہے کہ یہ اعلان جلسہ سالانہ کے بعد پہلے خطبہ جمعہ میں کیا جاتا ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ اس کے لئے کسی خاص تحریک کی ضرورت ہی نہیں ہے کیونکہ میں جانتا ہوں کہ جماعت احمدیہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے وقفِ جدید میں ہمیشہ پہلے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہے اور آئندہ بھی اسی طرح حصہ لیتی رہیگی چونکہ اس تحریک کو بہت اچھی خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔ اس لئے اس کی ضرورتوں کو جو دراصل جماعت کی ضرورتیں ہیں، جماعت نے بہرحال پورا کرنا ہے اور وہ انشاء اللہ تعالےٰ پوری کرے گا۔ ان چند الفاظ کے ساتھ میں وقفِ جدید کے نئے سال کا اعلان کرتا ہوں۔ سب دوست یہی کوشش کریں کہ جہاں تک توفیق ہو پہلے سے بڑھ کر اس میں حصہ لیں۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

آل پاکستان کبڈی ٹورنامنٹ

مجلس صحت مرکزیہ کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ انشاء اللہ تعالےٰ مورخہ ۳ تا ۱۵ اپریل کبڈی ٹورنامنٹ منعقد ہوگا جس میں ہر ڈویژن کی احمدیہ کبڈی ٹیم شرکت کریگی قائدین علاقہ و اضلاع و صدران ڈویژن مجلس صحت سے درخواست ہے کہ وہ اس ٹورنامنٹ کو کامیاب بنائیں اور یکم اپریل تک ہر ڈویژن کی ٹیم کے اسماء سے مطلع کریں۔ اس ٹورنامنٹ میں مرکزی ٹیم کا انتخاب کیا جائیگا اور اول اور دوم آنے والی ٹیم کو انعام دیا جائیگا۔ (خواجہ عبدالمومن صدر کبڈی ایسوسی ایشن مجلس صحت مرکزیہ ربوہ)

علمی تحقیق

کیا آپ نے حضرت سلطان القلم کی علمی فوج میں شامل ہو کر اپنا کام شروع کر دیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ نے جماعت کے علمی طبقہ کو پکارا ہے کہ وہ آگے آئیں اور حضرت سلطان القلم کے علمی جہاد میں اپنی سی کوشش کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ اسلام کو بہت سے ایسے مجاہدین کی ضرورت ہے جو اس پر حملہ کرنے والوں کا مقابلہ کریں۔ مخالفین کے اعتراضات کو اکٹھا کریں اور وکالت تصنیف میں قائم کئے گئے سیل کو یہ اعتراضات ارسال کریں۔ حسب ضرورت ان اعتراضات کے جوابات لکھوا کر شائع کئے جائیں گے انشاء اللہ تعالےٰ۔

(نسیم سیفی وکیل التصنیف تحریک جدید۔ ربوہ)

معاونین خصوصی تحریکِ جدید بیرون پاکستان نمایاں قربانی

جماعتہائے احمدیہ برطانیہ کے مندرجہ ذیل افراد نے تحریک جدید کے جہاد میں یکصد پاؤنڈ سے زائد وعدہ کر کے نہ صرف معاونین خصوصی کی صف اوّل میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کی ہے۔ بلکہ نمایاں قربانی کی ہے احباب دعا کریں اللہ تعالےٰ ان کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے اور بیش از بیش قربانیوں کی توفیق عطا فرمائے۔ (وکیل المال ثانی تحریک جدید۔ ربوہ)

۱۔ ڈاکٹر داؤد خان بشارت اکبر صاحب	۳۰۰ پاؤنڈ	۹۔ ڈاکٹر قمرالدین امینی صاحب	۲۰۰ پاؤنڈ
۲۔ ارشد باقی صاحب	۲۵۰ "	۱۰۔ سید منصور شاہ صاحب	۱۸۰ "
۳۔ شکور احمد خان صاحب	۲۵۰ "	۱۱۔ ڈاکٹر ولی اے شاہ صاحب	۱۵۰ "
۴۔ ناصر محمود صاحب	۲۰۰ "	۱۲۔ پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب	۱۵۰ "
۵۔ سلمان احمد خان صاحب	۲۰۰ "	۱۳۔ محمد اسلم جاوید صاحب معہ اہل و عیال	۱۴۵ "
۶۔ اسد ملک صاحب	۲۰۰ "	۱۴۔ منصور احمد ندیم خان صاحب	۱۳۲ "
۷۔ مسعود احمد حیات صاحب	۲۰۰ "	۱۵۔ طاہر احمد باجوہ صاحب	۱۲۰ "
۸۔ ڈاکٹر سید فاروق صاحب	۲۰۰ "	۱۶۔ محمود احمد بشیر صاحب معہ اہل و عیال	۱۱۰ "

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اٹھرا، بواسیر، ذیابیطس، دمہ، پرانی خارش و چنبل، تبخیر معدہ
مردانہ و زنانہ خاص امراض کا بفضلہ کامیاب علاج

بیرونی مریض بیماری کی مکمل کیفیت لکھ کر دوا طلب کریں

مطب ناصر دواخانہ
گولبازار ربوہ
فون ۶۳۴
رہائش ۵۳۴

اعلان نکاح

۱۸ مارچ ۱۹۸۳ء کو بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی موجودگی میں محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے میرے بیٹے عزیزم احمد حسین سلمہ اللہ کے نکاح ہمراہ عزیزہ امۃ الحی عفت سلمہا اور بنت محترم خان محمد سلیمان خان صاحب انسپکٹر پولیس لاہور بعوض مبلغ دس ہزار روپے مہر کا اعلان فرمایا۔ دعا میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی شرکت فرمائی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر جہت سے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

(محمد حسین کوارٹر ۱۴۷ دارالصدر شرقی۔ ربوہ)

اعانت الفضل

مکرم محمد حنیف صاحب مینیجر (ریٹائرڈ) محلہ دارالنصر غربی ربوہ نے اپنی مرحومہ بیٹی ریاض صالحہ صاحبہ کی طرف سے ایک سال کے لئے کسی مستحق کے نام الفضل جاری کرنے کے لئے -/۱۲۵ روپے بطور اعانت دیئے ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا کرے۔ آمین۔

(مینیجر الفضل ـــــ ربوہ)

تقریب رخصتانہ

۱۱ فروری ۱۹۸۳ء کو میرے برادر اصغر عزیزم میاں ظفر اللہ صاحب بھیروی ولد میاں خدا بخش صاحب بھیروی کا نکاح ہمراہ عزیزہ کنیز صغریٰ دختر مرزا محمد فاضل صاحب مرحوم کوئٹہ مکرمی و معظمی جناب شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت ہائے بلوچستان کوئٹہ نے مسجد احمدیہ کوئٹہ میں بعد از نماز جمعہ بعوض مبلغ بیس ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔ تقریب رخصتانہ ۱۳ فروری ۱۹۸۳ء کو شام ۵ بجے عمل میں آئی جس میں جماعت کے کافی افراد نے شمولیت فرمائی۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو مکرمی صوبیدار نواب دین صاحب نے فرمائی۔ بعد ازاں عزیزم بشارت احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منظوم کلام سے چند دعائیہ اشعار خوش الحانی سے پڑھے آخر میں مکرمی شیخ محمد حنیف صاحب نے چند نصائح فرمائیں اور اجتماعی دعا کرائی۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر جہت سے بابرکت اور موجب ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

(میاں عطاء اللہ نسیم بھیروی ۱/ خوجک روڈ کوئٹہ چھاؤنی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فضل خدا کا سایہ ہمیشہ ہمارے ساتھ ہو

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

(آمین)

کراچی میں

آپ کے ذوق کے عین مطابق معیاری سونے کے دیدہ زیب اور پرکشش زیورات کا مرکز آپ کی اپنی دکان

الکریم جیولرز (ائیر کنڈیشنڈ)
فون نمبر ۶۸۵۵۱۱

بازار فیصل (بالمقابل بینا بازار) کریم آباد چورنگی کراچی

نیز جدید دور کے ڈیزائن آور جڑاؤ و حسب پسند زیورات آرڈر پر بھی تیار کئے جاتے ہیں

پروپرائٹرز
میاں عبداللطیف شاہ کوٹی اینڈ سنز

ہر قسم کا کاغذ، بکس بورڈ اور گتہ
بارعایت خریدنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں اور دعا فرمائیں
مقبول پیپر مارٹ گنپت روڈ۔ لاہور فون ۶۳۸۴۹
گھر:۔ ملک عبداللطیف شکوہی فون ۶۷۴۴۸

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے اپنے معروف ادارہ
ہیڈ آفس
گلوب ٹمبر کارپوریشن
۲۶۔ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ لاہور
(گورنمنٹ کنٹریکٹر)
(فیکٹری)
گلوب انجنیئرنگ کارپوریشن
رچنا ٹاؤن جی ٹی روڈ فیروز والا لاہور پر تشریف لائیں
فون دفتر:۔ ۶۸۱۲۶ ؛ گھر:۔ ۶۲۹۳۰ ؛ فیکٹری:۔ ۷۱۰۳۵۳
احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کیلئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

واذا مرضت فھو یشفین
بلڈ پریشر کی دوا خاکسار نے بفضلہ ایجاد کی ہے
علاوہ ازیں ذیابیطس کینسر سل و دق و امراض معدہ جگر قلب و گردہ پرانی پیچش (سہ روزہ کورس) تبخیر گیس، فالج (لٹکے ہوئے کیس)، داد زانو کا مطب میں کامیاب علاج کیا جاتا ہے۔ ضرورتمند دوست استفادہ فرمائیں
خاکسار
ڈاکٹر و حکیم محمد احسن خان آرایم پی امراض دیرینہ معالج
۸۰۳/۵ کوہاٹی بازار راولپنڈی

شیراز الیکٹرک سٹورز
ہر قسم کے بجلی کے سامان کے لیے ہمارے ہاں تشریف لائیں۔
شیراز الیکٹرک سٹورز
رحمت اللعالمین مارکیٹ
۷۔ نشتر روڈ (برانڈرتھ روڈ) لاہور

اٹھرا، دمہ، تبخیر معدہ، خارش، چنبل، بواسیر
زنانہ، مردانہ مخصوص امراض کا بفضل خدا تسلی بخش علاج
سرمہ نور (رجسٹرڈ) اور نورانی کاجل
مطب شفاخانہ رفیق حیات گولبازار ربوہ
ٹرنک بازار سیالکوٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خوبصورت اور مضبوط دانت

- جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔
- ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت کئے جاتے ہیں۔
- دانتوں کو ٹھنڈا پانی لگنا یا درد ہونیکا فوری علاج کیا جاتا ہے۔

شریف ڈنٹل کلینک

نزد مسجد اقصیٰ ربوہ فون ۵۴۳

نظر اور دھوپ کی عینکوں کے لئے

شبیر آپٹیکل سروس

ہمیں بھی خدمت کا موقع دیں

یہاں پر ہر قسم کی گرل، کھڑکیاں، گیٹ چارپائیاں، شیڈ، دروازے اور شٹر کے تسلی بخش کام کے لیے ہم سے رجوع فرمائیں

انصاف سٹیل ڈیکوریٹڈ ورکس

اقصیٰ چوک ربوہ

پروپرائٹر اعجاز احمد

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے شیخ صاحب سے ملیں

ہمارے ہاں دیار، کیل، پڑتل، چیڑ بازار سے بارعایت نیز چھتوں کے لئے کیکر کے بالے اور آرڈر پر دروازے کھڑکیاں الماریاں ماہر کاریگروں سے تیار کروا کر مہیا کئے جاتے ہیں

آپکے آرڈر کے منتظر

شیخ ممتاز رسول ٹمبر ورکس نزد فیکٹری ایریا نزد ٹاچکی ربوہ

احمد موٹرز فون ۴۰۴۴۵

آٹو موبائیل انجینئرز

- جرمن اور جاپانی گاڑیوں کی مرمت کا خصوصاً اعلیٰ انتظام
- گاڑیوں کی اطمینان بخش اوور ہالنگ، ڈنٹنگ پینٹنگ الیکٹرک، ویل بیلنسنگ، ویل الائنمنٹ کیلئے رجوع فرمائیں۔

عنایت بازار اوجڑی کیمپ مری روڈ راولپنڈی

کراچی میں حضرت حکیم نظام جان مرحوم کے مشہور دواخانہ گوجرانوالہ کی مفید اور مجرب دوائیں

مکرم شوکت منہاس ۱۷ سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی سے حاصل کی جاسکتی ہیں

گوجرانوالہ میں بجلی کے سامان کا منفرد ادارہ

نصیر الیکٹرک سٹور

جہاں ہر قسم کا سامان بجلی تھوک و پرچون دستیاب ہے

پروپرائٹر حاجی نصیر احمد سولنگی گھنٹہ بازار گوجرانوالہ

جدید فیشن کے مطابق

سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات وغیرہ کیلئے

فون رہائش ۴۱۸۶۴۵

نیو پاک جیولرز

- ۱۱۱ فیروزپور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور
- ۱۲ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور
- ۱۰ شادمان کالونی لاہور

پروپرائٹر میاں عظیم قادر اینڈ سنز

فون:- ۴۱۰۹۷۴، ۴۱۸۶۴۶

احباب اک نظر ادھر بھی

میری تصویر تو میرے دادا جان کے دواخانہ حکیم نظام جان اقصیٰ چوک ربوہ پر ہی نظر آئے گی

حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

فون ۷۳۹۹۷ ؛ پوسٹ بکس ۲۲۲

کئی سال سے آپ کی خدمت کرنیوالا واحد ادارہ

احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ

- سکنی و زرعی اراضی
- مکانات و پلاٹس وغیرہ کی خرید و فروخت کیلئے

آپکی خدمت کا متمنی

احمد اسٹیٹس

انس مارکیٹ ربوہ

فون: رہائش ۴۳۶ دفتر ۵۳۵

آپکے اپنے کار پوریشن

سکندر فین

ملکی ترقی میں ایک اہم قدم۔ سکندر پیڈسٹل۔ سیلنگ فین۔ مضبوط۔ پائیدار سبک رفتار۔ گارنٹی شدہ

تیار کردہ:-

ملک بہاؤل بخش، ملک نصر اللہ خاں

سکندر الیکٹرک کارپوریشن، سرگودھا روڈ گجرات

اکسیر اپھارہ

شفتل اور برسیم سے ہونیوالا جانوروں کا اپھارہ منٹوں میں غائب۔ قیمت فی پیکٹ ۲/۵۰ درجن ۲۲/۵۰۔ گروس ۲۵۲/ بونس علاوہ

تفصیلات کیلئے کیوریٹو ویٹرنری گائیڈ مفت

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر ابہومیا چھینی رجسٹرڈ ربوہ فون ۶۰۶۱، ۶۰۰۷

کیوریٹو ویٹرنری سنٹر:-

شادی میڈیکوز گول چنیوٹ بازار فیصل آباد

ایک انتہائی نادر موقعہ سے جلد فائدہ اٹھائیں

ٹاؤن کمیٹی سے نقشہ منظور کروا کے دینا ہماری ذمہ داری ہے

شکوہ پارک ربوہ ہاؤسنگ سکیم

پکی سڑکیں مکمل ہو چکی ہیں سیل شروع ہے احباب فائدہ اٹھائیں

ٹاؤن کمیٹی ربوہ سے منظور شدہ ہر قسم کے جھگڑے سے پاک

پروپرائٹر حاجی عبد السمیع باسط منزل ۱۶ دار الرحمت شرقی ب ربوہ فون گھر ۴۱۶ دوکان ۶۱۴

مومن اسٹیٹس گولبازار ربوہ فون ۵۱۷

علی اسٹیٹس اقصیٰ چوک ربوہ فون ۶۶۴

صدیق اسٹیٹس اقصیٰ چوک ربوہ فون ۶۴۰

املاک کنسرن پراپرٹی ڈیلر اینڈ جنرل بزنس ریلوے روڈ ربوہ